اپنی بات

مطالعہ، مشاہدہ اور وسیع تجربہ کا اتصال ہی تخلیق کو بہترین فن پارہ بناتا ہے۔ جن تخلیق کاروں نے اپنی تخلیقات میں ادب اور سماج کے مابین پنپنے والے رشتوں کو جگہ دی ہے اُن کے تخلیقی محاسن اُبھر کر سامنے آئے ہیں۔ اس لیے کہ ادب اور سماج کا رشتہ اتنا مستحکم ہے کہ اُس کے بغیر تخلیق مکمل فن پارہ قرار نہیں دی جاسکتی۔

آج تخلیق میں حد سے متجاوز اخذ و استفادہ کی کوششیں عام ہیں۔ کوئی بھی تخلیق اُٹھا کر دیکھ لیں اُس میں کسی نہ کسی مستند تخلیق کار کی تحریر کا عکس اتنا نمایاں ہوگا کہ اُس تحریر پر سابقہ تخلیق کا گمان ہوگا۔ اخذ و استفادہ کوئی بری بات نہیں ہے یہاں ہمیں یہ بتانا مقصود ہے کہ کسی کا دستِ نگر بن کر تخلیق رقم کرنے سے بہتر ہے کہ پہلے موضوع سے متعلق مطالعہ کیا جائے، خصوصی نوٹ بنائے جائیں، موضوع سے متعلق دستیاب مواد کو بار بار پڑھا جائے اور پھر تخلیق کو صفحۂ قرطاس پر اُتارا جائے۔ یقین ہے پھر وہ تخلیق ایک عمدہ اور قابل ذکر فن پارہ قرار پائے گی۔ فن پارہ کا مطالعہ کرنے والے جہاں اُس کی فنّی باریکیوں سے آشنا ہوں گے، وہیں وہ فن پارہ اعلیٰ اور اہم فن پاروں میں جگہ بنانے میں کامیاب ہوگا۔

یہاں یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ ہم نئے تخلیق کاروں پر کوئی قدغن لگانے کی بات کر رہے ہیں یا اُن کی تحریروں کو بیک قلم مسترد کر رہے ہیں، بلکہ یہاں یہ بتانا مقصود ہے کہ تخلیق کاروں، خصوصاً نئے تخلیق کاروں کو رواں اور معتبر نثر لکھنے کے لیے موضوع سے متعلق کتابوں، مضامین اور مصنّفین کی زندگیوں کا گہرائی سے مطالعہ کرنا چاہیے اور ساتھ ہی یہ تجزیہ بھی کرنا چاہیے کہ اتنی پُراثر نثر لکھنے والوں نے جو سخت محنتیں کی ہیں انھیں یہ ثمرہ کس طرح حاصل ہوا۔ یقیناً انھوں نے بھی چراغ سے چراغ ہی جلایا ہوگا، لیکن اُن کے عمل اور موجودہ وقت کے بعض تخلیق کاروں کے عمل میں ایک فرق ہے۔ وہ فرق یہ ہے کہ ہم آج ہی چراغ جلاتے ہیں اور آج ہی اُس کی روشنی سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ ہمارے اسلاف نے چراغوں میں تیل کی جگہ خونِ جگر جلایا ہے، تب کہیں جا کر انھیں یہ مقام حاصل ہوا ہے۔ آج ہم ایک مضمون لکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ فوراً کسی مؤقر ادبی جریدے میں شائع ہوجائے اور پھر احباب کی جانب سے پسندیدگی اور تعریف و توصیف کے پیغامات آنے شروع ہوجائیں۔ یہ جلد بازی ہمارے لیے مناسب نہیں ہے۔ ادبی و ثقافتی ثروت مندی کے حصول کے لیے ہم کتابوں کے مطالعے کو حرزِ جاں بنالیں۔ مطالعے کے لیے ہم نے جو بھی وقت متعین کیا ہے اُس میں مطالعہ ہی کریں۔ اُس کے علاوہ بھی جب طبیعت ہشاش بشاش ہو تو فوراً دوسرے کام چھوڑ کر مطالعہ میں منہمک ہوجائیں۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ اُس وقت کا مطالعہ کیسے آپ کی آنکھوں کے ذریعہ دل میں اُترتا جارہا ہوگا۔ ادیب و دانشور اُسی وقت ایک کامیاب مصلح کا کردار ادا کرسکتے ہیں جب وہ اپنے فن پاروں کے ذریعے ایسی فضا قائم کرنے میں کامیاب ہوجائیں جو سماج کی ضرورت بھی ہو اور تاریخ میں بھی اپنا مقام و مرتبہ متعین کرنے کے لیے ناقدین کی توجہ اپنی جانب منعطف کرسکے۔ ادیب و دانشور بننے کے لیے اسلاف نے کئی ہفت خواں طے کیے ہیں تب کہیں وہ جا کر اس مقام پر پہنچے ہیں۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہماری باتوں پر کوئی سوال قائم کیے بغیر تخلیق کاروں کو صرف اور صرف تخلیق کے بارے میں سوچنا چاہیے، تخلیق کے بارے میں گفتگو کرنا چاہیے اور مشاہدہ کرنا چاہیے اور اساتذہ و نقاد اور ادیبوں سے اپنا موازنہ کرنے سے قبل یہ ضرور سوچ لینا چاہیے کہ اُن کے جیسا بننے کے لیے ہم اپنا کتنا قیمتی وقت کتابوں کی نذر کر رہے ہیں۔

اردو اکادمی، دہلی کی اردو کے فروغ کے لیے سرگرمیاں جاری ہیں۔ ''مشاعرہ جشنِ جمہوریت'' کا شاندار انعقاد اور بچوں کے تعلیمی و ثقافتی مقابلے اس سلسلے کی اہم کڑیاں ہیں۔ اردو اکادمی، دہلی مایۂ ناز ادیب و دانشور بانیٔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سرسید احمد خاں کی دوصد سالہ پیدائش تقریبات جو ملک و بیرون ملک میں جاری ہیں۔ ''ایوانِ اردو'' کا مارچ ۲۰۱۸ء کا شمارہ ''سرسید نمبر'' پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ ہمیشہ کی طرح ہم آپ کے تاثراتی خطوط کے منتظر ہیں۔

—ادارہ